بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۸ تبلیغ ۱۳۴۷ ہش ۸ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ ۸ فروری ۶۸ء | نمبر ۲۷

118

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۶ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۔۔ کوئٹہ (بذریعہ ڈاک) حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پتھری تو بغیر اپریشن کے خارج ہوگئی ہے اور پیشاب کے وقت درد میں اب کمی ہے۔ لیکن بے چینی کی تکلیف بڑھ گئی ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

۔۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کو سات یوم قبل درد گردہ کا شدید دورہ ہوا تھا جس سے کمزوری بے حد ہوگئی ہے۔ ایکسرے کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ بائیں گردے میں پتھری ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب سے والدہ صاحبہ کی کامل صحت اور شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالجبار اپریشن روم اسسٹنٹ
فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

۔۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سال رواں کے لئے جو لائحہ عمل منظور فرمایا ہے۔ اس کے مطابق امتحان کے لئے سہ ماہی اول کا نصاب حسب ذیل ہوگا۔ تاریخ امتحان ۲۲ ۳/۶۸ بروز جمعہ برائے ربوہ
" ۲۴ ۳/۶۸ بروز اتوار برائے بیرونجات

نصاب معیار اول:۔ (۱) ترجمہ قرآن کریم نصف پارہ نہم (۲) نماز استسقاء کا طریق۔ بارش کے لئے دعائیں۔

معیار دوم۔ قرآن مجید ناظرہ یا قاعدہ یسرنا القرآن سنانا۔ نماز استسقا اور دعا زبانی۔

انصار سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں امتحان میں شمولیت فرماویں شامل ہونے والے احباب کی فہرست دفتر مرکزیہ میں بھجوا دی جائے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تقرر زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (صدر مجلس انصار اللہ) نے مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب کا تقرر بطور زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۰ء منظور فرمایا ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی پیدائش کی اصل غرض عبادت الٰہی ہے

تمہارے ہر کام میں خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہونی چاہیئے

"تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشاء نہیں۔ اسلام تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردد نہ کرے تو اس سے مواخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جاوے وہ غلطی کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو۔

پس اگر انسان کی زندگی کا یہ مدعا ہو جائے کہ وہ صرف تنعم کی زندگی بسر کرے اور اس کی ساری کامیابیوں کی انتہا خورد و نوش اور لباس و خواب ہی ہو اور خدا تعالیٰ کے لئے کوئی خانہ اس کے دل میں باقی نہ رہے۔ تو یہ یاد رکھو کہ ایسا شخص فطرۃ اللہ کا مقلب ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ رفتہ رفتہ اپنے قوے کو بے کار کر لیگا یہ صاف بات ہے کہ جس مطلب کے لئے کوئی چیز ہم لیتے ہیں۔ اگر وہ وہی کام نہ دے تو اسے بے کار قرار دیتے ہیں۔ مثلاً ایک لکڑی کرسی یا میز بنانے کے واسطے لیں اور وہ اس کام کے ناقابل ثابت ہو تو ہم اسے ایندھن ہی بنا لیں گے۔ اسی طرح پر انسان کی پیدائش کی اصل غرض تو عبادت الٰہی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی فطرت کو خارجی اسباب اور بیرونی تعلقات سے تبدیل کر کے بے کار کر لیتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ۔"

(ملفوظات جلد اول ص ۱۸۳ و ۱۸۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ فروری ۱۹۶۸ء

لادینی نظریات اور اسلام

ہمارے ملک میں بلکہ تمام اسلامی ممالک میں کہنا چاہیئے آج مغرب کے زیر اثر دو گروہ ایسے ہو گئے ہیں جو اقتدار حکومت کی حد تک اسلام کے متعلق دو مختلف نظریے پیش کرتے ہیں۔ ایک گروہ اپنے نظریہ کا نام اسلامی سوشلزم رکھتا ہے اور دوسرا اسلامی ڈیموکریسی یا جمہوریت جہاں تک ان الفاظ کے لغوی معنوں کا تعلق ہے ہمارے جائزہ سے باہر ہے۔ البتہ سوشلزم اور جمہوریت بطور اصطلاح کے یہاں توجہ کے مستحق ہیں۔ جن اصطلاحات سے مختلف نظریئے منسوب ہیں۔

مختصراً سوشلزم اس نظریہ کا نام ہے جس میں افراد کی ذاتی ملکیت کی نفی کی گئی ہے۔ اس نظریہ کے مطابق ملک کی تمام پیداوار کی مالک وہ ہیئت اجتماعی ہے جس کو حکومت کہتے ہیں۔ نہ صرف قدرتی پیداوار بلکہ جو کچھ کوئی اپنی محنت سے پیدا کرتا ہے اس کا بھی وہ مالک نہیں ہے وہ بھی حکومت کی ملکیت ہے اور محنت سے پیدا کرنے والا صرف اس مقدار کا حقدار ہے جو حکومت اپنے اندازے کے مطابق اس کو دیتی ہے اگرچہ اس وقت کوئی ملک بھی نظریہ کی منطقی حد تک سوشلزم پر عامل نہیں ہے تاہم بعض ممالک ایسے ہیں جو سوشلزم کے دعوے دار ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ تمام سوشل ممالک کے زیر عمل طریقے ایک دوسرے سے کافی حد تک مختلف ہیں۔

جمہوریت کے یہ معنی ہیں کہ ہر فرد اپنی محنت کی کمائی کا خود مالک ہے اور وہ جتنی دولت چاہے جمع کر سکتا ہے۔ جس طرح سوشل ممالک میں سوشلزم مختلف طریقے اختیار کر رہا ہے۔ اسی طرح جمہوری ملکوں میں جمہوریت کے مختلف مدارج پائے جاتے ہیں۔ عملاً کوئی سوشل ملک بھی ایسا نہیں جو منطقی حد تک سوشلزم پر عامل ہو اور نہ کوئی جمہوری ملک ہے جو جمہوریت کے منطقی نتیجہ تک پہنچا ہو۔

اسلام ان دونوں کے بین بین نظریہ پیش کرتا ہے اور وہ یہ کہ ہر انسان اپنی پیدا کردہ دولت کا مالک ہے۔ لیکن اس دولت میں دوسروں کے حقوق ہیں۔ جو اپنی ضروریات کے مطابق باوجود محنت کرنے کے کافی دولت پیدا نہیں کر سکتے اس طرح اسلامی نظریہ دونوں متذکرہ نظریات سے بعض پہلوؤں سے مشابہت بھی رکھتا ہے اور بنیادی طور پر مختلف بھی ہے۔ اس لئے اسلامی سوشلزم اور اسلامی جمہوریت کہنا دونوں اصطلاحات غلط ہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ ہر فرد کی ضروریات پوری ہونی چاہئیں۔ دونوں نظریات اپنی اپنی اس حقیقت سے ٹکراتے ہیں اور مختلف صورتیں اختیار کر لیتے ہیں۔ مگر عدل دونوں قائم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ دونوں نظریات کے حامی محض عقلیت سے اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ محض عقل سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ اس مسئلہ کو صرف وہی حل کر سکتا ہے۔ جس نے یہ کائنات بنائی ہے۔ اور جو انسانی زندگی کی پیچ در پیچ حقیقتوں پر پورا پورا تصرف رکھتا ہے

جہاں تک سوشلزم کا تعلق ہے اس میں تو شائد لغاء عام کے کاموں کے لئے گنجائش نکالنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جب سب پیداوار حکومت کے پاس ہوگی تو حکومت ذمہ دار ہے کہ تمام پبلک ضروریات کو پورا کرے۔ البتہ جمہوریت میں جہاں ملکیت افراد کی ہوتی ہے ٹیکس وغیرہ کی صورت میں پابندیاں عائد کرتی ہے۔ دونوں صورتوں میں جبر کے ذریعہ ایسا کیا جاتا ہے کوئی فرد خوشی سے اپنی کمائی ہوئی دولت نہیں دیتا۔

اسلام میں زکوٰۃ لازمی قرار دی گئی ہے۔ لیکن زکوٰۃ دولت کا بہت قلیل حصہ ہے اور پھر نصاب وغیرہ کی شرائط بھی ایسی ہیں جن کی موجودگی میں سوائے بہت بڑے بخیل کے ایک مسلمان کو انکار نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جو کچھ زکوٰۃ یا دیگر انفاق کی صورت میں اس سے لیا جاتا ہے اس کو اجر ثواب کی صورت میں حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے یہ انفاق بغیر بدلے کے نہیں ہوتا اور ایک صاحب ایمان پر گراں نہیں ہوتا بلکہ اکثر وہ خوشی سے انفاق کرتا ہے۔

اصل میں یہ چیز ہے جو اسلامی نظام کو سوشلزم اور جمہوریت اور دیگر تمام دنیوی نظاموں پر فوقیت دیتی ہے۔ یعنی اسلام میں جو کچھ دیا جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے دیا جاتا ہے اس لئے اکثر خوشی سے دیا جاتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض لوگ وطن اور قوم کی خاطر بھی قربانیاں دیتے ہیں۔ لیکن غور سے دیکھا جائے تو دراصل یہ قربانیاں بھی کسی نہ کسی رنگ میں مذہبی اجر کے خیال کے زیر اثر دی جاتی ہیں۔ لیکن جب انسان بالکل مردہ پرست بن جاتا ہے۔ تو قربانی کا یہ جذبہ اصولاً ختم ہو جاتا ہے اور اگر دنیا اسی ڈگر پر چلتی رہی تو جلد ہی یہ ضرور ختم ہو جائے گا اور دنیا ایک وحشیوں کی آبادی بن کر رہ جائے گی

ہم یہاں جو کچھ دکھانا چاہتے ہیں وہ یہی ہے کہ اسلامی سوشلزم اور اسلامی جمہوریت دونوں ہی غلط اصطلاحیں ہیں۔ کیونکہ سوشلزم اور جمہوریت دونوں ہے خدا تحریکیں ہیں۔ اور ان کا انحصار محض عقلیت پر ہے۔ اور عقلیت کا آخری نتیجہ سوائے الحاد کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ ہر فرد پورے زور کا خود غرض بن جائے اور بغیر جبر کے اس سے رفاہ عام کے کاموں کے لئے کچھ حاصل نہ کیا جائے۔ مگر اسلام میں انفاق زکوٰۃ سمیت محض خوشنودی خدا اور اخروی اجر کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس لئے افراد اپنی رضامندی سے انفاق کرتے ہیں۔ عقل مصالح کے حدود رضامندی کے متحمل نہیں۔

(باقی ص۵ پر)

قطعات

نئی بقا کا طلوعِ سحر ہے ربوہ میں
دمِ مسیح ہے۔ آبِ خضر ہے ربوہ میں
صدائے ذکرِ الٰہی۔ نوائے صلِّ علیٰ
وفورِ وجد میں دیوار و در ہے ربوہ میں

جہاں میں ایسے خوش قسمت کہاں ہیں
محبانِ مسیحائے زماں ہیں
درخشاں ہیں ستارے جن کی خاطر
مہ و خورشید جن کے پاسباں ہیں
یہ کس بستی کی جانب یا الٰہی
روانہ کاروانِ کاروان ہیں

لبِ بام پھر آفتاب آگیا ہے
ہماری دعا کا جواب آگیا ہے
یہ ہے ابنِ فارس ثریا سے جا کر
جو پھر لے کے اُمّ الکتاب آگیا ہے

تنویر

۱۱۹

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ

(۳)

ایک اصولی بات

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑی وضاحت اور صفائی کے ساتھ ایک اصولی بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے کا مدعی ہو اس کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے۔ اور کس طرح اس کی سچائی کو پرکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے شخص کے دعوے کو معمولی دعویٰ نہ خیال کیا جائے کیونکہ وہ جس کی طرف سے آنا اور جس کا مامور ہونا ظاہر کرتا ہے وہ زمین و آسمان کا مالک۔ خالق و جہان ہے۔ عظیم اور مقتدر ہستی ہے۔ پس ایسی عظیم ہستی کا مرسل اور بھیجا ہوا اور اس کی طرف سے آنے کا مدعی اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اس کے دعوے کو غور اور توجہ اور پوری اہمیت کے ساتھ سنا جائے نہ کہ جھٹ انکار کر دیا جائے اور استہزاء اور تمسخر سے کام لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝

ان لوگوں سے کہہ دو اَرَءَيْتُمْ تم غور تو کرو۔ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اگر یہ شخص خدا کی طرف سے ہو۔ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ پھر تم اس کا انکار کر دو تو بتلاؤ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝ تمہارا کیا حال ہوگا اور تم کتنی بڑی گمراہی میں جا پڑو گے!

پس جو شخص خدا کا رسول اور مامور من اللہ ہونے کا دعوے کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے تمہاری ہدایت کے لئے آیا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے شخص کے دعوے کو تم معمولی نہ خیال کرو۔ اگر وہ خدا کی طرف سے ہوا اور تم نے اس کا انکار کیا تو تمہارے لئے اچھا نتیجہ نہیں نکلے گا تاریخ عالم گواہ ہے اور دنیا اس بات کا بارہا تجربہ کر چکی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اُس کا مقابلہ کرنے والے اور اس کی مخالفت میں کھڑے ہونے والے لوگوں کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ چاہے اس کے مقابلہ میں اُس وقت کا بادشاہ ہی کیوں نہ کھڑا ہو۔ چاہے اُس کا مقابلہ کرنے والے کتنی بڑی حیثیت کیوں نہ رکھتے ہوں اُن کا نام و نشان ایسا مٹا دیا جاتا ہے کہ کوئی اُن کا نام نیک نامی کے طور پر نہیں لیتا۔

انکار کرنے میں جلدی نہ کرو

چونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک دنیا اس نتیجہ پر پہنچ چکی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والوں کا مقابلہ کرنا کبھی نیک نتیجہ پیدا نہیں کرتا بلکہ اس کا بُرا پھل ہی ملتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ فرض کرو تمہارے پاس ایک ایسے شخص کے سچے ہونے کے دلائل نہیں پہنچے جو خدا تعالیٰ کا رسول اور اس کا مامور ہونے کا دعوے کرتا ہے اور تمہیں صرف اس کے دعوے کا ہی علم ہوا ہے تو ایسی حالت میں تمہارا قدم اس کے انکار، اُس کی مخالفت اور اس کے مقابلہ کے لئے نہیں اٹھنا چاہیئے بلکہ اس طرف اٹھنا چاہیئے کہ ممکن ہے یہ شخص سچا ہو۔ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس بارہ میں احتیاط ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص ابنِ صیاد گزرا ہے۔ آپ ایک دفعہ جب اس کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے کہا اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس کے جواب میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں کیا۔ مخالفت نہیں کی۔ مقابلہ کے لئے کھڑے نہیں ہو گئے۔ اور نہ یہ فرمایا کہ تم جھوٹے ہو بلکہ فرمایا تو یہ فرمایا اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ۔ میں اللہ تعالیٰ کو اور اس کے تمام رسولوں کو مانتا ہوں۔ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس احتیاط اور طریق مبارک سے صاف ظاہر ہے کہ حضورؐ نے ایک شخص کا دعویٰ سنکر اُس کو صریح انکار میں جواب نہیں دیا۔ حالانکہ آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ (رضوان اللہ علیہم) کا گمان تھا کہ ابنِ صیاد دجّال ہے۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعوے ایک ایسا دعوے ہے جو بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اس کے انکار سے دنیا نے بڑے بڑے خطرناک نتائج بھگتے ہیں اس لئے اس کو سنکر خوفِ خدا رکھنے والے انسان کے دل پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور وہ جھٹ اس کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ بلکہ ــــ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعوے سنکر محفوظ اور پُرامن راہ اختیار کرتا ہے رظنِ غالب سے کام لے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں بتلایا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسی پر بس نہیں کی کہ انسان فرض کے طور پر مدعیٔ رسالت کو سچا مان لے اور فوراً انکار سے کام نہ لے۔ اگرچہ دنیا کا کارخانہ اسی طریق پر چلتا ہے۔ مذہب کے معاملہ میں چونکہ انسان چاہتا ہے کہ اس کی پوری تسکین ہو اس لئے فرمایا:۔

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ

کہ ہم اس مدعی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے اپنے نشانات دکھلائیں گے۔ صرف فرض اور ظنِ غالب پر ہی نہ چھوڑیں گے۔ اور وہ نشانات آسمانی بھی ہوں گے اور زمینی بھی۔ اپنوں کے لئے بھی اور غیروں سے تعلق رکھنے والے بھی ہوں گے۔ یہاں تک کہ لوگوں پر ظاہر ہو جائے کہ واقعی اس شخص کا یہ دعوے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں، حق ہے۔

پس اس آیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی فرما دی کہ جب تمہارے سامنے کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے کا دعوے پیش کرے تو بطور فرض اُس کو سچا سمجھ لو اور اس کے دعوے کو سنکر جلد بازی سے کام لیتے ہوئے فوراً انکار نہ کر دو ــــ فرمایا کہ جو سچا مدعی ہوگا اسکی صداقت ہم دلائل، نشانات اور آیات سے ثابت کر کے دکھا دیں گے کہ یہ واقعی ہماری طرف سے ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان نشانات اور آیات اور اصولوں اور معیاروں کا ذکر بھی اپنی پاک کتاب قرآنِ مجید میں وضاحت سے کر دیا ہے جن سے اُن برگزیدہ بندوں کی سچائی معلوم کی جا سکتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے کے مدعی ہوں۔ دنیا کے شروع سے لے کر حضرت سیّد الاوّلین والآخرین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم تک کے تمام برگزیدہ پیغمبروں اور خدا کے مُرسلوں کی سچائی انہی اصولوں اور معیاروں کی رُو سے تسلیم کی گئی۔ اگر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ کی صداقت اور سچائی ان اصولوں اور معیاروں کی رو سے ثابت ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی اس شہادت کو قبول کرتے ہوئے آپ کو برحق، برگزیدۂ خدا اور فرستادۂ الٰہی دلی خلوص اور یقین کے ساتھ تسلیم کرنا ہوگا۔

(۱)

دعویٰ ماموریت سے پہلی زندگی

اللہ تعالیٰ نے سورۂ یونس میں مدعیٔ رسالت اور مامور من اللہ کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ اس کی دعوے سے پہلے کی زندگی ہر طرح سے نہایت پاکیزہ اور مطہر ہو اور کسی کو انگشت نمائی کی جرأت نہ ہو۔ چنانچہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حکم سے کفارِ مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

(سورہ یونس رکوع ۲)

تم میرے دعوے کا کس طرح انکار کر سکتے ہو۔ میں نے تو اس دعوے سے پہلے تمہارے اندر زندگی کا ایک بڑا حصہ گزارا ہے۔ تم جانتے ہو کہ میری زندگی کا یہ سارا دور کس قسم کا تھا۔

حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی سچائی اور حقانیت کے ثبوت میں دعویٰ سے پہلے کی لمبی پاکیزہ عمر کو پیش کرتے ہوئے بڑی تحدّی کے ساتھ کفارِ مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں دعویٰ سے پہلے تم میں ایک لمبی عمر گزار چکا ہوں تم مجھ پر کوئی اعتراض تو کرو اور میرے چال چلن کے خلاف کوئی ایک بات تو

پیش کرو۔ مگر کفار نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا اور دیتے بھی کیا؟ آپ نے تو مسلّمہ طور پر پاک و مطہر اور راستباز زندگی اُن میں بسر کی تھی۔ آپ امین کے لقب سے مشہور تھے۔ صادق القول آپ کو یقین کرتے تھے اور تمام لوگ آپ کو عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں نے اپنی چالیس برس تک کی زندگی۔ بچپن جوانی اور بڑھاپے کی حد تک کی عمر تقوے اور طہارت میں بسر کی اور کبھی کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ اور تم اسے جانتے ہو اور اس کا اعتراف کرتے ہو تو کیا اب بڑھاپے میں خدا پر جھوٹ بولوں گا؟ ظاہر ہے کہ جس کی چالیس سال کی زندگی نہایت پاکیزہ ہو اس کے اندر ایک رات میں یک لخت یہ تبدیلی کس طرح ہو سکتی ہے کہ وہ خدا پر افتراء باندھنے لگ جائے۔ جو شخص انسان پر جھوٹ نہیں بولتا وہ خدا پر کس طرح جھوٹ بولے گا۔ کیا عقلِ سلیم اس کو تسلیم کر سکتی ہے؟

قرآن کریم کی اِس آیت سے ظاہر ہے کہ جو شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے کا مدعی ہو اس میں چار باتیں پائی جائیں تو وہ یقیناً اپنے دعویٔ ماموریت میں راستباز ہوتا ہے۔

پہلی یہ کہ دعوے سے پہلے ایسا شخص اپنی قوم میں موجود ہو اور اُن میں بطور مسافر یا اجنبی کی حیثیت سے نہ ہو۔

دوسری بات یہ کہ اُن میں چند سال سے مقیم نہ ہو بلکہ اپنی زندگی کا بڑا حصہ اور لمبی عمر گزاری ہو۔ اور کہولت کے دن بھی۔ تا ان تمام حالتوں کی پاکیزگی اور راستبازی لوگوں کی نظروں میں ہو۔ اور بطور تجربہ کے اُس کے متعلق لوگ کہہ سکیں کہ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا اور مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا۔ ہم نے تو اِس شخص کو بارہا آزمایا اور ہمیشہ صادق و راستباز ہی پایا۔

تیسری بات جو اس آیت سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنی قوم میں معروف ہو اور اپنوں میں خوب شناسا ہو تا اگر کوئی اس سے غیر مناسب عمل اور غیر معروف حرکت سرزد ہو تو فوراً انگشت نمائی شروع ہو جائے اور آگ کی طرح اُس کے متعلق ایسی حرکت کا چرچا ہو جائے۔

اور چوتھی بات یہ کہ یہ تینوں باتیں اُس کے دعوے سے پہلے اس میں موجود ہوں۔ پس ہر وہ شخص جو اِن چار باتوں کے ہوتے ہوئے دعوے کرے گا یقیناً صادق الصدر راستباز ہو گا۔ سب کے سب نبی بلا استثناء اِن چار باتوں سے اپنے دعوے سے قبل متصف تھے اور اس وجہ سے دنیا والوں کو تحدّی کے ساتھ للکارتے رہے اور کہتے رہے کہ تم کیوں عقل سے کام نہیں لیتے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تحدّی

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ میں چونکہ یہ چاروں باتیں پائی جاتی تھیں اس لئے آپ نے بھی بموجب ارشادِ الٰہی اپنے دعوے کی سچائی کے لئے اس دلیل کو پیش کیا اور اللہ تعالیٰ کے الہام سے مخالفوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔

"لَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

یعنی اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان اپنے دعوے سے پہلے ایک لمبی عمر گزاری ہے اور تم دیکھ چکے ہو کہ میں کس قسم کا آدمی ہوں۔ اگر کسی کو ہمت ہے تو میری دعوے سے پہلی زندگی میں کوئی نقص نکالے یا میرا کوئی جھوٹ ثابت کرے مگر سب خاموش رہے۔ آپؑ نے تحدّی کے ساتھ مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا:۔

"اب دیکھو خدا تعالےٰ نے اپنی حُجّت کو تم پر اِس طرح پورا کر دیا ہے کہ میرے دعوے پر ہزارہا دلائل قائم کر کے تمہیں یہ موقع دیا ہے کہ تم غور کرو کہ وہ شخص جو تمہیں اِس سلسلہ کی طرف بُلاتا ہے وہ کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے یہ بھی اُسنے جھوٹ بولا ہو گا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے؟ پس یہ خدا کا فضل ہے جو اُس نے ابتداء سے مجھے تقوے پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۳)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا اعتراف

حضورؑ کی یہ تحدّی آپؑ کی صداقت کی زبردست دلیل اور آپ کی سچائی کا بہت بڑا ثبوت ہے کیونکہ آپ کی اِس زبردست تحدّی کے مقابلہ پر کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ دعوے سے پہلے کی زندگی پر کوئی نکتہ چینی کر سکتا بلکہ اسکے برعکس مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو حضرت مرزا صاحبؑ کے مخالفین میں سے اوّل نمبر پر تھے اور جنہوں نے سب سے پہلے کفر کا فتوےٰ تیار کیا تھا اور ملک میں دورہ کر کے مخالفت کی آگ کو بھڑکایا تھا انہوں نے اپنے رسالہ "اشاعۃ السنہ" میں حضرت مرزا صاحبؑ کے دعوے سے پہلے کے متعلق لکھا کہ یہ شخص تمام گندوں سے پاک۔ اور صادق القول اور قرآن و حدیث کے سب حکموں پر چلنے والا اور اس کی زندگی نہایت پاکیزہ اور بے عیب ہے اور یہ کہ اس نے اسلام کی ایسی خدمت کی ہے کہ صحابہ کے بعد اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اور یہ بھی لکھا کہ ہم بوجہ ہم وطن اور ہم مکتب ہونے کے مرزا صاحب کے حالات سے خوب واقف ہیں اس لئے ہماری گواہی انکے متعلق واقعات اور چشم دید حالات پر مبنی ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب لکھتے ہیں:۔

"مؤلف" براہین احمدیہ" کے حالات و خیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں ہمارے معاصرین میں سے ایسے واقف کم نکلیں گے۔ مؤلف صاحب ہمارے ہم وطن ہیں بلکہ اوائل کے ہم مکتب۔"

("اشاعۃ السنۃ" جلد ۷، صفحہ ۱۷۶)

مولوی محمد حسین صاحب ایسے واقف کار لکھتے ہیں:۔

"مؤلف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کی رُو سے اور اَللّٰهُ حَسِيْبُهٗ شریعتِ محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں۔"

(اشاعۃ السنۃ جلد ۷، صفحہ ۳۸۹)

پھر ایک اور اہلحدیث کے شدید مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اِس بات کے معترف ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی دعوے سے پہلے کی زندگی ایسی تھی کہ جس کی وجہ سے انہیں حضرت مرزا صاحبؑ سے عقیدت تھی اور آپ سے حُسن ظن رکھتے تھے اور زیارت کے شوق سے قادیان گئے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"جس طرح مرزا صاحب کی زندگی کے دو حصے ہیں (براہین احمدیہ تک اور اس کے بعد) اسی طرح مرزا صاحب سے میرے تعلق کے بھی دو حصے ہیں۔ براہین احمدیہ تک اور براہین کے بعد۔ براہین تک میں مرزا صاحب سے حُسنِ ظن رکھتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر کوئی ۱۷ - ۱۸ سال کی تھی میں بشوقِ زیارت بٹالہ سے پا پیادہ تنہا قادیان گیا۔"

(رسالہ تاریخ مرزا صفحہ ۵۳)

مخالفینِ احمدیت کی یہ شہادتیں اِس بات کا بیّن اور واضح ثبوت ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی قبل از دعوےٰ زندگی یگانوں اور بیگانوں کی نظر میں نہایت پاکیزہ اور ہر قسم کے افتراء اور جھوٹ سے پاک تھی اور ابتداء سے ہی اللہ تعالےٰ نے آپ کو تقوے پر قائم رکھا اور جوانی کا ایک ایک لمحہ آپ نے خالق و مالکِ حقیقی کی عبادت میں گزارا اور مخلوق کی ہمدردی اور ہدایت اور اسلام کی خدمت و اشاعت میں صرف کیا۔ پس جس کا بچپن اور جس کی جوانی اور کہولت کا زمانہ ایسا پاک اور صاف اور ستھرا رہا وہ کس طرح یک لخت اپنے بڑھاپے میں ایسا گر سکتا ہے کہ انسان تو چھوڑ، خدائے دوجہان پر افتراء باندھنے لگ جائے۔ آخر انصاف بھی کوئی چیز ہے۔ کیا کوئی عقل اِس بات کو تسلیم کر سکتی ہے کہ ایسا انسان مفتری ہو؟

پس قرآن کریم کا یہ معیار ایک فیصلہ کُن معیار ہے کہ جس سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت نمایاں طور پر ثابت ہے۔ اگر نعوذ باللہ اپنے دعوے میں حضرت مرزا صاحبؑ سچے نہ ہوتے تو اتنی زبردست تحدّی جو آپؑ نے دعوے سے پہلے کی پاکیزہ زندگی کے متعلق پیش کی تھی دشمن آپ کے چیلنج کو قبول کرتے اور آپ کی زندگی میں کوئی دغا یا فریب یا کذب و افتراء کی نشان دہی کرتے۔ مگر دعوے کے بعد باوجود مخالفت کے پھر بھی اس بات کی کسی کو جرأت نہیں ہو سکی کہ آپ کی دعوے سے پہلی زندگی کے متعلق کوئی عیب پیش کر سکیں، بلکہ اس کے پاکیزہ ہونے کا اعتراف کیا۔

(باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

احمدیہ مسجد ہالینڈ میں عید الفطر کی تقریب

مختلف ممالک کے مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

(مکرم صلاح الدین خانصاحب مبلغ ہالینڈ)

ہالینڈ میں مسلمانوں نے یکم جنوری ۱۹۶۸ء کو عید منائی۔ نئے سال کا یہ پہلا دن عیسائی دنیا کے لئے تو ایک رنگین تہوار تھا مگر یہاں کے مسلمانوں کے لئے یہ دن عید کی روحانی نوید مسرت لایا۔ انہوں نے سال گذشتہ کا آخری مہینہ خدا کی حمد و ذکر میں صرف کیا طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک اکل و شرب کی محفلوں سے الگ تھلگ رہ کر روزے پورے کئے اور اس ماہ کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے کوشاں رہے۔ وہ سفید ڈچ احمدی مسلمان بھی جو احمدیہ مشن کے ذریعے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ خدا کی دی ہوئی توفیق سے رمضان المبارک میں التزام کے ساتھ روزے رکھتے اور روزانہ شام کو مسجد میں آکر درس قرآن پاک سے استفادہ کرتے رہے اور جس شام کو پورے قرآن مجید کا درس مکمل ہوا۔ سب نے مل کر اجتماعی دعا کی۔ خدا کرے ان کا یہ دینی شوق اور جذبہ بڑھتا رہے۔

یکم جنوری کو اگر ایک طرف عیسائی لوگ نئے سال کی خوشی میں اپنی رنگا رنگ کی تقریبات میں مشغول تھے تو دوسری طرف عیسائیت کی زنجیروں کو توڑ کر اسلام سے وابستہ ہونے والے کچھ سفید فام مسجد احمدیہ ہیگ میں جمع ہو گئے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ مسجد کی یہ تقریب رقص و سرود سے خالی ہے اور یہ ایک خالص مذہبی تقریب ہے۔ ایک ایمان پرور عبادت ہے۔ وہ اپنی رنگین محفلوں کو چھوڑ کر خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کے لئے آئے تھے۔

اس مرتبہ علاوہ ڈچ احمدی بھائیوں کے عید کی نماز ادا کرنے کے لئے سات آٹھ سو کے قریب دوسرے مسلمان بھائی بھی تشریف لائے۔ ان میں اکثریت ترک مسلمانوں کی تھی۔ مصر۔ سعودی عرب شام پاکستان انڈونیشیا، سوانیام اُردن اور دوسرے اسلامی ممالک کے متعدد مسلمان بھی آئے ہوئے تھے۔ نمازیوں کی کثرت کے پیش نظر مسجد سے باہر باغیچہ میں بھی نماز پڑھنے کا انتظام کیا گیا تھا جہاں لاؤڈ سپیکر کے ذریعے آواز پہنچائی گئی تھی۔ مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل انچارج مشن ہالینڈ نے خطبہ عید پڑھا اور عید الفطر اور رمضان المبارک کی فلاسفی بیان فرمائی۔

اس موقع پر ٹیلی ویژن والے بھی مسجد میں آئے ہوئے تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے گھر میں جمع ہونے والے مختلف رنگ و نسل کے مسلمانوں کی ایک فلم تیار کی جبکہ ایک امام کی اتباع میں ہاتھ اٹھاتے رکوع کرتے اور آستانہ الٰہی پر سجدہ ریز ہوتے تھے اسی روز اپنے شام کے پروگرام میں انہوں نے ہماری مسجد میں نماز عید کا یہ منظر ٹیلی ویژن پر پیش کیا۔ ریڈیو نیدرلینڈ نے بھی اس ضمن میں خاص دلچسپی لی اور مسجد آکر انٹرویو لیا اور عین اس وقت جبکہ لوگ مسجد میں جمع تھے اسے نشر کیا۔ اس کے علاوہ ملک کے معروف اخبارات میں بھی ہماری مسجد میں نماز عید کی خبر شائع ہوئی۔ چھ اخبارات کے تو تراشے بھی ہمیں موصول ہو چکے ہیں۔ ان ہاگس کورانٹ (HAAGEHE GOURANT) ہیگ کا سب سے کثیر الاشاعت ..... عوامی اخبار ہے۔ اس میں مسجد میں امام کے خطبہ پڑھنے کی تصویر کے علاوہ بڑے اچھے طریقے پر اس تقریب سے متعلق خبر بھی شائع کی اور خطبہ عید کے بعض حصے بھی اس میں دئے گئے تھے۔

نماز عید کے بعد احباب کی چائے اور کافی سے تواضع کی گئی جو غیر مسلم ڈچ تشریف لائے تھے انہیں ضروری معلومات اور لٹریچر دیا گیا خدا کے فضل سے اس تقریب سعید کے متعلق یہ تمام امور بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئے اور پھر یہ بھی خدا کا فضل و احسان تھا کہ ہمارے بعض دوستوں نے اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے مقدور بھر کوشش کی۔ اہلیہ جمن بخش صاحب اور اہلیہ مسٹر ولیبر اور ایک دو اور ڈچ خواتین نے خصوصاً چائے اور کھانا تیار کرنے میں قابل قدر امداد بہم پہنچائی

آخر میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ناچیز مساعی کو خوشکن طور پر ثمر آور کرے اور جو ڈچ احباب اس جماعت سے وابستہ ہوئے ہیں انہیں تادم آخر ایمان اور استقامت کی دولت سے بھرپور رکھے۔ آمین۔

(بقیہ لیڈر ص۲) 120

آج جو اقوام افراد میں باہم کسی قدر اخلاق کا مظاہرہ کرتی ہیں وہ دراصل صدیوں سے مذہبی تربیت کی یادگار ہے جو رفتہ رفتہ ختم ہوتا جا رہا ہے اور جب مادیاتی نظریہ اپنی انتہا کو پہنچ گیا تو جیسا کہ ابھی سے آثار پیدا ہو رہے ہیں افراد کی خود غرضیوں کی وجہ سے معاشرہ ہی نہیں درہم برہم ہو جائیگا بلکہ دنیا ہی تباہ ہو جائے گی۔

جو لوگ سوشلزم اور جمہوریت کو اسلام میں ٹھونسنا چاہتے وہ دراصل اسلام کی نفی کرتے ہیں اور محض ان لادینی نظاموں کی عقلی افادیت سے متاثر ہیں اس لئے وہ بھی اس راستہ پر گامزن ہیں جس راستہ پر روس اور چین سوشلزم کے نام سے اور امریکہ اور برطانیہ جمہوریت کے نام سے گامزن ہیں۔

الغرض سوشلزم اور جمہوریت دونوں بے خدا تحریکیں ہونے کی وجہ سے اسلام کی ضد ہیں اور جس طرح آگ اور پانی جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح یہ بے خدا تحریکیں اور اسلام جمع نہیں ہو سکتے جو لوگ ان تحریکوں کے ماتھے اسلامی کا جوڑ لگاتے ہیں وہ دراصل مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں تاکہ "دام ہمرنگ زمین" کے ذریعہ ان کو پھانسا جائے۔ ان کو یہ جرأت اسلئے ہوئی ہے کہ عوام تو عوام اہل علم حضرات بھی اسلام کی حقیقت سے واقف نہیں رہے اور وہ بھی کم و بیش مغربی لادینیت سے متاثر ہو کر زمانے کی رو کے ساتھ بہہ گئے ہیں اور شیخ سعدی کے اس مقولہ پر عامل ہو گئے ہیں کہ ع

زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا شوکت حسین ملازمت کے سلسلہ میں کراچی جانے کے وقت اچانک زکام اور کھانسی کے عارضہ میں مبتلا کراچی چلا گیا ہے۔

(والدہ شوکت حسین لاہور کینٹ)

۲۔ بندہ کثیر العیال ہے۔ چھ ماہ سے بے کار ہے۔ بہت ہی تنگی ہے۔ دعا فرمائیں کہ قرضہ اتر جائے اور ہر قسم کی پریشانیاں دور ہوں اور کوئی بہتر ملازمت مل جائے اور تنگی دور ہو اور کشائش حاصل ہو۔

(حاجی محمد ابراہیم خلیل عفی اللہ عنہ دارالصدر ج ربوہ)

۳۔ خاکسار جلسہ سالانہ سن کر جب سے گھر آیا ہے بعارضہ ٹائیفائڈ صاحب فراش ہے جس کی وجہ سے اپنی پڑھائی جاری نہیں رکھ سکتا۔ میرے والدین اور بہن بھائی بھی میری علالت سے پریشان ہیں۔

(نصیر الدین احمد جہانگیر بیگ متعلم جماعت ششم مورانوالی کوٹھی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

۴۔ میری بیوی اور چار بچے بچیاں بعارضہ کھانسی و زکام وغیرہ بیمار ہیں۔ (شیخ بشیر احمد سکریٹری مال)

۵۔ میرے شوہر میاں عبدالمالک صاحب نے گذشتہ ماہ نومبر میں جو امتحان چارٹرڈ کاؤنٹس کوٹ موہن کا دیا تھا۔ اس میں اعلیٰ نمبر لے کر کامیاب ہو گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی مبارک کرے۔

(صبیحہ مالک از کراچی نمبر ۲۷)

۶۔ میری والدہ محترمہ عرصہ سے علیل چلی آرہی ہیں۔ آجکل طبیعت تشویشناک طور پر خراب ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت والدہ محترمہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ عبدالماجد ایم اے بی ایڈ لیکچرار جیکب آباد)

۷۔ میرا چھوٹا بھائی بوجہ کھانسی بیمار ہے کھانسی اتنی شدت کی ہے کہ بعض اوقات الٹی ہو جاتی ہے۔ ناصرہ پروین ربوہ

احباب جماعت سب کے لئے دعا فرمائیں

تحریک وقف عارضی میں حصہ لینے والے احباب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وقف عارضی کی تحریک سے احباب جماعت کے لئے ثواب کا زریں موقعہ پیدا فرمایا ہے۔ ہر شخص جو کم از کم دو ہفتے خدمت دین کے لئے وقف کرے اور اپنے خرچ اور اپنے کرایہ پر مقررہ جماعت میں جاکر تربیت اور قرآن کریم کی تعلیم کا فریضہ ادا کرے وہ اس وقف میں شامل ہو سکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا منشاء ہے کہ سب احباب بلا استثناء اس میں حصہ لیں۔ سلسلہ کے کارکن مستقل واقف زندگی بھی اپنا حق رخصت لے کر اس وقف میں شامل ہوتے ہیں۔ احباب کو اس وقف کی طرف جلد اور خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ فارم وقف عارضی کے دفتر سے طلب فرمائیں۔

الفضل ۲۹ دسمبر سے ۱۹۶۷ء میں جو فہرست شائع ہوئی ہے موجودہ فہرست اس سے آگے ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ واقفین کو خلوص کے ساتھ اجر عظیم بخشے۔ آمین

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

نمبر شمار	نام بمع پتہ
۱۶۱۳	مکرم صوفی غلام رسول صاحب چک ۶/۱۱-۱ ضلع ساہیوال
۱۶۱۴	مکرم شیر محمد صاحب چک ۶/۱۱-۱ ضلع ساہیوال
۱۶۱۵	مکرم سلطان محمود صاحب چک ۴۷ پی ضلع رحیم یار خان
۱۶۱۶	مکرم رانا عبدالرحیم خان صاحب ضلع میانوالی
۱۶۱۷	مکرم محمد اعظم صاحب ورک پتوکی ضلع لاہور
۱۶۱۸	مکرم سجاد احمد صاحب گجرات
۱۶۱۹	مکرم عبدالحی خان صاحب سوکڑ ضلع ڈیرہ غازی خان
۱۶۲۰	مکرم محمد علی صاحب چک ۵ درکھانہ ملتان
۱۶۲۱	مکرم حیدر علی صاحب حسن پورہ ملتان
۱۶۲۲	مکرم محمد یوسف صاحب دارالبرکات ربوہ
۱۶۲۳	مکرم بشیر احمد صاحب قمر گوجرہ ضلع لائلپور
۱۶۲۴	مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب دارالصدر ربوہ
۱۶۲۵	مکرم غلام محمد صاحب بلوچ بیس واٹر ضلع تھرپارکر
۱۶۲۶	مکرم چوہدری غلام نبی صاحب کوٹ احمد یار ضلع حیدرآباد
۱۶۲۷	مکرم عبدالغنی صاحب مبارک آباد ضلع حیدرآباد
۱۶۲۸	مکرم چوہدری نذیر حسین صاحب مبارک آباد ضلع حیدرآباد
۱۶۲۹	مکرم منشی محمد صادق صاحب مبارک آباد ضلع حیدرآباد
۱۶۳۰	مکرم ملک بشیر احمد صاحب بدین ضلع حیدرآباد
۱۶۳۱	مکرم نعیم احمد صاحب گیتا پرکاش کراچی
۱۶۳۲	مکرم چوہدری محمد دین صاحب چوڑا سگھڑ ضلع شیخوپورہ
۱۶۳۳	مکرم حافظ محمد یوسف صاحب چک ۱۵۲ این بی ضلع سرگودہا
۱۶۳۴	مکرم بشیر احمد صاحب چک ۳۳ سرگودہا
۱۶۳۵	مکرم مرزا بشیر احمد صاحب پروفیسر ضلع مظفر گڑھ
۱۶۳۶	مکرم چوہدری خوشی محمد صاحب لیہ ضلع مظفر گڑھ
۱۶۳۷	مکرم مرزا محمود احمد صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ
۱۶۳۸	مکرم ولی محمد صاحب کلیان ضلع شیخوپورہ
۱۶۳۹	مکرم عبدالباری صاحب چک ۱۹ ضلع شیخوپورہ
۱۶۴۰	مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی بشیر آباد (سندھ)
۱۶۴۱	مکرم عبدالعزیز صاحب طاہر جامعہ احمدیہ ربوہ
۱۶۴۲	مکرم محمد احمد صاحب انور ڈی پی ری تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۱۶۴۳	مکرم ملک اللہ یار صاحب احمد آباد ضلع سرگودہا
۱۶۴۴	مکرم حمید احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ
۱۶۴۵	مکرم محمد کریم صاحب مبشر دارالرحمت شرقی ربوہ
۱۶۴۶	مکرم خلیفہ عبدالرحمان صاحب لکڑ منڈی روڈ کوئٹہ
۱۶۴۷	مکرم محمد احمد صاحب زاہد سنت نگر لاہور
۱۶۴۸	مکرم جمعدار علم دین صاحب پیر محل ضلع لائلپور
۱۶۴۹	مکرم حمید احمد صاحب نواں کوٹ ضلع تھرپارکر
۱۶۵۰	مکرم خلیل احمد صاحب باجوہ ڈاک خانہ سجاول ضلع ٹھٹھہ
۱۶۵۱	مکرم غلام محمد صاحب محمود آباد کنری ضلع تھرپارکر
۱۶۵۲	مکرم عبدالکریم صاحب چک ۲۷۰/۴ ضلع تھرپارکر
۱۶۵۳	مکرم شیخ کریم صاحب ماڈل ٹاؤن لائلپور
۱۶۵۴	مکرم قریشی فضل حق صاحب گولبازار ربوہ
۱۶۵۵	مکرم مرزا سرور احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ربوہ
۱۶۵۶	مکرم سید ادریس احمد صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۶۵۷	مکرم احمد خان صاحب ربوہ
۱۶۵۸	مکرم صلاح الدین صاحب بٹ سلطان پورہ لاہور
۱۶۵۹	مکرم سعید اللہ صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۱۶۶۰	مکرم قیادت احمد صاحب قصور ضلع لاہور
۱۶۶۱	مکرم چوہدری غلام احمد صاحب چک ۲۱ نواب شاہ
۱۶۶۲	مکرم فضل الرحمان صاحب چک ۲۱ نواب شاہ
۱۶۶۳	مکرم چوہدری دل محمد صاحب قمر آباد نواب شاہ
۱۶۶۴	مکرم میاں احمد علی صاحب گھسیٹ پور لائلپور
۱۶۶۵	مکرم ملک صادق علی صاحب " "
۱۶۶۶	مکرم ماسٹر عبدالغنی صاحب قمر آباد نواب شاہ
۱۶۶۷	مکرم نذیر احمد صاحب چک ۳۱ "

(باقی)

محترم حکیم انوار حسین صاحب مرحوم

خاکسار کے والد محترم حکیم انوار حسین صاحب مختصر علالت کے بعد مورخہ ۱۹/۱۱/۶۷ وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد صاحب مرحوم کی عمر تقریباً ۷۵ سال تھی آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حضور جب دہلی تشریف لے گئے تو آپ نے ان سے ہمراہ اپنے والد حکیم محمد حسین صاحب حضورؑ سے ملاقات کی اور حضورؑ نے آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ آپ نے کچھ عرصہ حضرت حکیم نورالدین خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطب میں بھی گذرا۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ مسائل سلسلہ سے واقفیت رکھتے تھے۔ ہر اعتراض کا جواب بالعموم قرآن شریف سے دیا کرتے تھے نماز باجماعت مسجد میں جاکر ادا کرتے تھے اور اولاد کو بھی اس کی تحریک فرماتے تھے۔ اگر کوئی نماز میں سستی کرتا تو ناراضگی کا اظہار فرماتے تھے۔ خلافت سے وابستگی کی تلقین فرماتے تھے۔

نومبر ۱۹۴۷ء میں ہجرت کرکے پاکستان آئے۔ خانیوال میں سکونت اختیار کی۔ جماعت احمدیہ خانیوال کے پریذیڈنٹ رہے۔ اور بعد میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قاضی بھی منتخب ہوئے حضور کے بغیر مشورہ کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ کوئی مشکل پیش آتی تو حضور ایدہ اللہ کو دعا کے لئے تحریر کرتے تھے۔ وہ کام بفضل خدا ٹھیک ہو جاتا تھا۔ حضور کی تحریک پر وقف عارضی کے سلسلے میں ساہیوال کے چک ۹۰/۱۲-۱ میں تشریف لے گئے اور وہاں ہی اپنے ایام وقف عارضی گذارے۔ نماز باجماعت کے بعد جماعت احمدیہ خانیوال میں قرآن مجید کا درس بڑی باقاعدگی سے دیا کرتے تھے۔ تین لڑکیاں دو لڑکے بطور یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہم کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(حکیم محمود احمد دارالشفا خانیوال)

درخواست ہائے دعا

۱۔ بندہ آجکل مالی مشکلات میں مبتلا ہے اور اپنی طاقت سے زیادہ مقروض ہے۔ بندہ نے حصول ملازمت کے لئے درخواست دی ہے۔ (بشیر حیات مبشر احمدی چک ۶۲ ساہیوال)

۲۔ میرا بچہ منظور احمد عرصہ سے درد پشت کی وجہ سے جو ایک پھوڑے کی شکل میں نمودار ہوئی تھی بیمار ہے۔ پھوڑا تو خلیفۃ المسیح الثالث اور احباب جماعت کی دعاؤں سے درست ہو گیا ہے لیکن درد کی شکایت ہنوز باقی ہے (قریشی نور حسین سکرٹری مال انجمن احمدیہ کرنگی ہرنرائن)

احباب ہر دو کے لئے دعا فرمائیں

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ایک انچ زمین بھی اسرائیل کے قبضہ میں نہیں رہنے دی جائے گی،

عمان ۔ ۶ ۔ فروری ۔ شاہ حسین نے پھر کہا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ بیت المقدس اور دوسرے مقبوضہ علاقوں کے بارہ میں اردن کا رویہ تبدیل نہیں ہوگا ۔ اور ایک انچ زمین پر بھی اسرائیل کے قبضہ میں نہیں رہنے دی جائے گی ۔ انہوں نے کہا کہ خود اسرائیلی بھی اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ بیت المقدس کے بارے میں ہمارے جذبات کیا ہیں اس کے علاوہ دریائے اردن کے مغربی کنارے کے علاقہ پر ہمارے ملک کی اقتصادیات کا انحصار ہے ان حالات میں ہمارے لئے اس کے سوا چارہ نہیں کہ ہم اپنے علاقے واپس لے لیں یا ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں۔

شاہ حسین نے کہا کہ اسرائیل برابر اس بات پر اصرار کر رہا ہے کہ عرب ممالک اس سے براہ راست تصفیہ کی بات چیت کریں ۔ اس کے اس مطالبہ کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ وقت گزاری کی جائے ۔ اور مقبوضہ علاقوں پر اپنی گرفت مضبوط کی جائے ۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی عرب ملک اسرائیل سے اس بات چیت کرنے پر رضا مند نہیں ہوگا اور یہ بھی یقینی ہے کہ اسرائیل کو ایک نہ ایک دن ان علاقوں سے دستبردار ہونا پڑے گا ۔ جن پر اس نے قبضہ کر لیا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ جنگ جن حالات میں لڑی گئی ہے وہ ایسے تھے کہ اسرائیل کو اپنا مقصد حاصل کرنے میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا کرنا نہیں پڑا ۔ لیکن یہ حالات برقرار نہیں رہ سکتے ۔ ہم خود کو مشکل صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تیار کر رہے ہیں اور جلد یا بدیر اپنے علاقے واپس لے لیں گے۔

عمان میں فضائی حملوں سے بچاؤ کا انتظام کیا جائے گا۔

عمان ۶ ۔ فروری ۔ اردن کے وزیر خارجہ مسٹر حسن قائد نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ عمان میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے پناہ گاہیں تعمیر کرنے کی غرض سے رقم منظور کی جائے پناہ گاہوں کا منصوبہ بنانے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی جس نے ابتدائی خاکہ تیار کر لیا ہے ہر پناہ گاہ میں ایک ہزار افراد کی گنجائش ہوگی ۔ اور اس میں بجلی اور پانی کا انتظام بھی ہوگا ۔ گزشتہ عرب اسرائیل جنگ کے دوران عمان کے ۳۰ ہزار شہریوں کے لئے فضائی حملوں سے بچاؤ کا کوئی انتظام نہیں تھا۔

زراعت کو ترقی دینے کا منصوبہ

عمان ۶ ۔ فروری ۔ مغربی پاکستان میں زرعی ترقی کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے اور موثر اقدامات تجویز کرنے کے لئے حکومت پاکستان نے امریکہ کے تعاون سے ایک مشترکہ منصوبہ شروع کیا ہے منصوبہ پر عمل درآمد کے لئے ماہرین کی جو کمیٹی قائم کی گئی ہے اس میں پاکستانی ماہرین زراعت کے علاوہ امریکہ کے پانچ ماہرین بھی شامل ہوں گے ۔ امریکہ کی زرعی معیشت کے مشہور ماہر ڈاکٹر نارمن لینا گرن امریکی ماہرین کے قائد ہیں ۔

مشترکہ منصوبہ کا مقصد مخصوص حالات میں صوبے میں زراعت کو ترقی دینے کے لئے اقدامات تجویز کرنا اور تجربے کرنا ہے ۔ اس سلسلے میں ہونے والی تحقیق کے نتائج سے سیم و تھور کے علاقوں اور ناقابل کاشت اراضی کو فائدہ پہنچے گا منصوبہ پاکستان میں امریکی ایڈمشن کے تعاون سے شروع کیا گیا ہے ۔

امریکی فوج چھاپہ ماروں کو شکست دے دی گی

واشنگٹن ۶ فروری ۔ امریکی وزارت مسٹر ڈین رسک نے کہا ہے کہ ویت نام کے حملوں کی وجہ سے جنوبی ویت نام کے عوام کے حوصلے پست ہو گئے ہیں لیکن یہ صورت حال ہمیشہ برقرار نہیں رہے گی کیونکہ جلد ہی امریکی فوج گوریلوں کو مار بھگا لے گی انہوں نے مزید کہا کہ شمالی کوریا نے امریکی جاسوس جہاز پیلو کے عملہ کی لاشوں اور زخمیوں کو واپس کرنے کے بارے میں ابھی اپنی آمادگی کا اظہار نہیں کیا ۔ وہ ایک ٹیلی ویژن انٹرویو دے رہے تھے ۔ مسٹر ڈین رسک نے پھر یہ دعویٰ کیا کہ پیلو شمالی کوریا کے علاقائی سمندر میں داخل نہیں ہوا تھا ۔ جس وقت اسے شمالی کوریا نے پکڑا وہ بین الاقوامی سمندر میں تھا ۔ ویت نام کی جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جنوبی ویت نام پر گوریلوں کے حملہ میں شدت اس وقت پیدا ہوئی جب نئے قمری سال کے موقع پر جنگ بندی کا سمجھوتہ ہو چکا تھا ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ شمالی ویت نام صلح کی بات چیت کے لئے آمادہ نہیں ۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی ویت نام کے لوگ جمہوریت کے لئے لڑ رہے ہیں اور وہ شمالی ویت نام کو ملک کے اس حصہ پر قبضہ نہیں کرنے دیں گے ۔

ایک کے بدلے گیارہ

سائیگون ۶ ۔ فروری ۔ امریکی حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی ایک سپاہی کے بدلے دشمن کے گیارہ آدمیوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہر بیماری سے شفا دے دعا کے ساتھ دواخانہ خدمت خلق کی دوائیں بھی استعمال کریں

شربت خانہ ساز

امراض سینہ کے لئے بے حد مفید

بلغمی کھانسی کا شرطیہ علاج، نیز نزلہ اور زکام کا بھی بے نظیر علاج ہے،

جسے دواخانہ خدمت خلق نے ایجاد کیا ہے۔

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کرنے والی فرم !

ایس ایس آئی

مثلاً ۱۵ ایمپیئر پلگ پورسلین ۱۵ ایمپیئر شو تھری پن

پلگ دو پن و مسالہ پورسلین ہینڈل شو دو پن

شفیع سنز انڈسٹریز، سمال انڈسٹری سٹیٹ سیالکوٹ

ضرورت

ہمیں ربوہ میں اخبارات کی تقسیم کے لئے ۲ ہاکروں کی ضرورت ہے ۔ صرف وہ دوست ہیں جن کے پاس اپنے سائیکل ہوں ۔ (رشید احمد ۔ رشید نیوز ایجنسی ربوہ)

ضروری اعلان

خریداران الفضل کی نئی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں اگر کسی خریدار کو اپنا پتہ تبدیل یا درست کروانا ہو وہ خریداری نمبر کے حوالہ سے اپنا پتہ صاف ستھرا تحریر فرما دیں ۔ (مینیجر)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں ہے جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں ۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور وہ آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

بہترین مال

شیخ جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود ۔ کمیٹی بازار ۔ ربوہ بارعایت دام

تمہارا خدا تمہاری دُعاؤں کو سننے والا اور تمام حاجات میں کام آنیوالا ہے

تمہیں جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تم خدا تعالیٰ کے حضور جھکو اور اس سے دُعا کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الشعراء کے حروف مقطعات طٰسٓمٓ طاہر اور سمیع اور مجید خدا اس سورۃ کو نازل کرنے والا ہے) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

" خدا تعالیٰ کی دوسری صفت جس کی طرف اِن مقطعات میں توجہ دلائی گئی ہے وہ اس کی صفتِ سمیع ہے۔ اَلسَّمِیْعُ کے معنے ہیں کہ وہ لوگوں کی دعائیں سُنتا اور انہیں نرالے طور پر قبول کرتا ہے اور یہ کہ اس کے سوا نہ زندہ آدمی دوسروں کی دعائیں سُن سکتے ہیں اور نہ مُردہ۔ صرف خدا ہی ہے جو لوگوں کی دعائیں سُنتا اور ان کو قبول فرماتا ہے چنانچہ دیکھ لو کوئی یورپ میں دعا مانگ رہا ہوتا ہے کوئی ایشیا میں دُعا مانگ رہا ہوتا ہے۔ کوئی چین میں مانگ رہا ہوتا ہے۔ کوئی جاپان میں مانگ رہا ہوتا ہے، کوئی روس میں مانگ رہا ہوتا ہے۔ کوئی مصر، شام، اور فلسطین میں مانگ رہا ہوتا ہے۔ مگر خدا ان سب کی دُعائیں سُن رہا ہوتا ہے پس اس صفت کے ذریعہ بنی نوع انسان کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ تمہارا خدا وہ ہے جو تمہاری دُعاؤں کو سننے والا اور تمہاری تمام ضروریات اور حاجات میں کام آنے والا ہے۔ تمہیں جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تمہارا فرض ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے حضور جھکو اور اس سے دعا کرو۔ اس کے لئے کسی مال کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی کے دونوں ہاتھ شل ہو چکے ہوں یا کوئی شخص اتنا نحیف اور کمزور ہو چکا ہو کہ وہ چارپائی سے اٹھ کر نماز کی حرکات بھی ادا نہ کر سکے۔ تب بھی وہ دعا کر سکتا ہے کیونکہ دُعا ان چیزوں کی محتاج نہیں۔ وہ بے شک لیٹا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا چلا جائے بلکہ اگر اس کی زبان پر فالج گرا ہوا ہے اور وہ دعا کے لئے اپنی زبان بھی نہیں ہلا سکتا تو وہ دماغ میں ہی دعائیہ فقرات کو دہراتا رہے اور اگر اس کا دماغ بھی کام کرنے سے رہ جائے تو پھر اُس کا زبانہ عمل ختم ہو جاتا ہے لیکن جب تک ایک انسان دنیا میں رہتا ہے اور انسانیت کی حدود سے وہ اِدھر اُدھر نہیں ہوتا۔ اس وقت تک ایک معذور سے معذور انسان بھی اس میں حصّہ لے سکتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ گونگا جس کی زبان نہیں وہ بہرہ جس کے کان نہیں وہ مفلوج جس کے جسم کی حس ماری گئی ہو اور وہ گوشت کا لوتھڑہ بن کر چارپائی پر پڑا ہوا ہو وہ بھی اسی جوش و خروش سے اپنے رب سے دعا کر سکتا ہے جس طرح ایک تندرست اور طاقتور انسان غرض دعا ایک ایسی چیز ہے جس نے دنیا کے تمام چھوٹوں اور بڑوں اور امیروں اور غریبوں کو ایک سطح پر لاکر کھڑا کر دیا ہے۔"

تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲
صفحہ ۲۱۸ تا ۲۱۹

-:-

درخواست دُعا

مکرم چوہدری منور علی صاحب فوٹوگرافر قادیان بیمار ہو گئے تھے انہیں امرتسر ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ان کی اہلیہ صاحبہ نے لکھا ہے کہ اپریشن ہوا ہے جو کامیاب رہا ہے۔ احباب چوہدری صاحب کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

۲- میری بھانجی عزیزہ سعدیہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب آف کراچی ان دنوں ٹائیفائیڈ بخار کے عارضے میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو شفائے کامل عطا فرمائے۔

(عبدالسلام اختر ایم اے۔ ربوہ)

لائل پور میں معاونین خاص تحریک جدید میں اضافہ

مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کشمیری جن کا تحریک جدید کا دفعہ پہلے ۵۲ روپیہ تھا بیرونی ملکوں میں اشاعت اسلام کے کام میں وسعت کے پیش نظر ایک ہزار روپیہ مزید رقم کا دفعہ فرما کر ہمارے معاونین خاص میں شمولیت فرمائی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ محترم چوہدری صاحب موصوف اور ان کی اہلیہ صاحبہ ان دنوں کچھ علیل ہیں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔)

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں جلسے

۱۸ فروری بروز اتوار منعقد کئے جائیں

جماعت ہائے احمدیہ پیشگوئی دربارہ حضرت المصلح الموعودؓ کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ۲۰ فروری کو کیا کرتی ہے۔ امسال ۲۰ فروری کو منگل کا دِن ہے۔ اور احباب جماعت کو اتوار کے دِن جلسے کرنے میں سہولت ہوگی۔ اندریں صورت نظارت ھذا کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۸ فروری بروز اتوار پیشگوئی ۱۸۸۶ء کی یاد میں جلسے کئے جاویں۔ امراء اور صدر صاحبان نوٹ فرمالیں۔ اور تیاری شروع کر دیں اس اہم پیشگوئی کے شایان شان جلسے کئے جاویں اور نظارت اصلاح و ارشاد کو رپورٹ بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

نئے سال میں نئے عزم کی ضرورت

احباب کو بخوبی علم ہے کہ حضور اللہ ایدہ اللہ نے بوجہ اس کے کہ ماہنامہ انصاراللہ بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ ہر احمدی گھرانہ اس کا خریدار بنے لہذا زعماء کرام انصاراللہ اور اراکین انصاراللہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس نئے سال میں ایک نئے عزم کے ساتھ اس طرف توجہ فرمائیں اس امید کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اُن کے اس عزم میں غیر معمولی برکت بخشے گا۔ (اسسٹنٹ منیجر ماہنامہ انصاراللہ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج نے دوسری آل ربوہ باسکٹ بال چیمپئن شپ جیت لی

ربوہ۔ رائل کلب کے زیر اہتمام ہونے والے آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں تعلیم الاسلام کالج نے چیمپئن شپ جیت لی۔ یہ ٹورنامنٹ جو تین دن تک جاری رہا۔ لیگ سسٹم پر کھیلا گیا۔ اس میں مجموعی طور پر ربوہ کی ۹ ٹیموں نے شرکت کی۔ فائنل میچ ٹورنامنٹ کے آخری دِن ۵ فروری کو ۳ بجے سہ پہر تعلیم الاسلام کالج اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیموں کے مابین کھیلا گیا۔ تعلیم الاسلام کالج نے اہم کے مقابلہ میں ۶۵ سکور بنا کر چیمپئن شپ جیت لی۔ کالج کی طرف سے کلیم اللہ۔ شام اور سکول کی طرف سے داؤد اور شمیم نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔

فائنل میچ کے اختتام پر خان عبدالمجید خان صاحب نے جیتنے والی ٹیموں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

(لطیف احمد ٹورنامنٹ سیکرٹری)

امتحان لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کا سالِ رواں کا پہلا امتحان ۲۵ فروری کو ہو رہا ہے، نصاب کا اعلان کیا جا چکا ہے، تمام لجنات اس امتحان کے لئے تیاری کریں اور امتحان میں شامل ہونے والی ممبرات کی تعداد سے دفتر لجنہ کو آگاہ کریں۔ تاکہ پرچہ جات بھجوائے جائیں۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ